جمعہ کے احکام

مومنو نماز جمعہ جس کا نام ہے

سو شہیدوں کا ثواب و اجر اسکے نام ہے

مرتبہ مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری

ناشر : ایجوکیشنل سوسائٹی ، حیدرآباد۔۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مومنو نماز جمعہ جس کا نام ہے

سو شہیدوں کا ثواب و اجر اسکے نام ہے

جمعہ کے احکام

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری

ناشر: ایجوکیشنل سوسائٹی، حیدرآباد۔۲۳

جمعہ کی عظمت وشان

روز اول سے ہی یوم جمعہ کو بڑی عظمت وشان نصیب ہے۔اللہ تعالیٰ کے اہم احکامات اور زمین پر رونما ہونے والے کئی اہم اہم واقعات اور حادثات بھی جمعہ کو ہی واقع ہوئے ہیں حتی کہ قیامت بھی جمعہ کو ہی واقع ہونے کا قوی امکان ہے اسی لئے قرآن اور حدیث میں یوم جمعہ کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں جیسا کہ فرما گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یکشنبہ سے مخلوقات کو پیدا فرمانا شروع فرمایا اور جمعہ کے دن تمام مخلوقات مکمل طور پر پیدا ہو گئیں اور ایک جگہ جمع کر دی گئیں اسی لئے بھی اس دن کا نام یوم جمعہ یعنی جمع ہونے کا دن کھا گیا۔ (نصاب)

آدم علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کا خصوصی حکم یعنی آدم علیہ السلام کے پتلے کیلئے سامان جمع کرنیکا حکم بھی جمعہ کو ہی دیا (البقرہ ۳۰) جمعہ کے دن ہی آدم علیہ السلامکا پتلا مکمل تیار ہوا جمعہ کیدن ہی پتلے میں روح داخل فرمائی گئی (ش۔۲۷) جمعہ کو ہی فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ (البقرۃ۔۳۵)

جمعہ کے دن بی بی حو علیھما الصلوۃ حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی کی سب سے ٹیڑھی ہڈ سے نوجوان پیدا ہوئیں۔ (النساء۔۱)

جمعہ کے دن بی بی حو علیھما الصلوۃ کا حضرت آدم علیہ السلام سے جنت میں نکاح ہوا مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۰ بار درود بھیجنا مقرر ہوا جو فوراً ادا کر دیا گیا (مدارج النبوۃ)

جمعہ کے دن عظیم واقعات

زمین پر اہم ترین واقعات اور بڑے بڑے حادثات بھیجمعہ کو ہی وقوع پذیر ہوئے جسمیں سے چند درج ذیل ہیں۔

جنت سے اخراج: شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا علیھا الصلوۃ کو جنت میں بہکایا دونوں سے بھول ہوگئی پس دونوں کو جمعہ کی رات کے اندھیرے میں دونوں کو

الگ الگ بچھڑا کر زمین پر ایک دوسرے سے بہت دور یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو ہندوستان (سراندیپ ۔لنکا) کی پہاڑیوں پر اور بی بی حوا علیھا الصلوۃ کو عربستان (جدہ) پر چھوڑ دیا گیا (خازن)

جنت کی بھول پر آدم علیہ السلام ۲۰۰ سال تک روتے ہوئے توبہ کرتے رہے بالاخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر توبہ کرنے لگے تو جمعہ کے دن آپ کی توبہ قبول ہوگئی (نعیمی ص ۔۱۲) طویل مدت کے بعد باوا اور ماں حوا دونوں عربستان کے میدان عرفات میں مل گئے یہ ملاقات بھی جمعہ کے دن ہی ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام کا وصال بھی جمعہ کے دن ہوا۔

حضرت نوح علیہ السلام: کو عالمگیر طوفان سے جمعہ کے دن ہی نجات ملی (مومنون۔۲۷ تا ۳۸، نعیمی ص، ۳۲۸

حضرت ادریس علیہ السلام کو جمعہ کے دن ہی معراج کیلئے آسمانوں پر بلایا گیا (مریم۔۵۶، ۵۷)

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم قوم ثمود کو زوردار چیخ کے ذریعہ تباہ کردیا۔ (ھود۔۶۶، ۶۷)

حضرت ابراھیم علیہ السلام پر جمعہ کے دن ہی نار نمرود گلزار بنادی گئی (الانبیاء ۶۸ تا ۷۰)

حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قربانی بھی جمعہ کے دن ہی کیگئی تھی (صفت ۱۰۲ تا ۱۰۷)

حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونیکی خوشخبری بھی جمعہ کے دن ہی

حضرت ابراھیم علیہ السلام کو دی گئی (ھود ۷۱ تا ۷۵) حضرت لوط علیہ السلام کی امت پر جمعہ کے دن ہی پتھروں کی بارش برسائی گئی (ھود۔۸۲) حضرت یعقوب علیہ السلام سے

حضرت یوسف علیہ السلام ۴۰ سال بچھڑ کر رہنے کے بعد جمعہ کے دن ہی مصر میں ملاقات ہوئی۔ (یوسف ۔۹۹ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم، قوم مدین کو سخت چنگھاڑ سے ہلاک کردیا گیا (ھود، ۹۱ تا ۹۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فرعون کو دریائے نیل میں معہ

لشکر کے غرق کر دیا گیا۔ (البقرۃ) اور قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ (قصص ۔۸۱)

حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نائب جمعہ کے روز ہی بنایا گیا (قصص ۳۴،۳۳ تا ۳۷)

حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ بھی جمعہ کے دن ہی قبول ہوئی (ص ۱۲ تا ۲۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکی کھوئی ہوئی بادشاہت جمعہ کے دن ہی واپس مل گئی (ابن نباتہ)

حضرت بلقیس بھی جمعہ کے دن ہی سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اسلام قبول کیئے۔ (نمل ۔۳۶ تا ۴۴)

حضرت ایوب علیہ السلام کو جمعہ کے دن ہی شفا ملی (الانبیاء ۔۸۳ تا ۸۴)

حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ کی قید سے آزادی عطا کی گئی (الانبیاء ۔۸۷،۸۸)

حضرت زکریا علیہ السلام کو عین بڑھاپے میں حضرت یحیی علیہ السلام پیدا ہونے کی خوشخبری ہی جمعہ کے دن دی گئی (مریم ۔۷ تا ۱۱) حضرت عیسی علیہ السلام دشمنوں کے نرغے سے جمعہ کو ہی آسمانوں پر اٹھالیا گیا (النساء ۔۱۰۷ تا ۱۰۸) امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاؤں (بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاؤں) کو معاف فرمانے کی خوشخبری بھی جمعہ کو ہی نازل ہوئی۔ (فتح ۔۲)

قیامت : قیامت بھی جمعہ کے دن ہی آئیگی اسی لئے جن وانس کے سوا باقی تمام مخلوقات فرشتے آسمان ، زمین پہاڑ وغیرہ خائف اور ترساں رہتے ہیں کہ شائد آج ہی قیامت واقع ہو جائے۔ (نصاب اہل خدمات)

جمعہ کی فضیلت

عیدالمومنین: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے جمعہ **افضل الایام، خیرالایام** اور **سید الایام** ہے اور جمعہ عیدالمومنین ہے، حتی کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی زیادہ عظمت اور فضیلت والا ہے۔ (نصاب)

غریبوں کا حج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے جمعہ میری امت کے غریبوں مسکینوں اور فقراء کا حج ہے۔ (درمختار۔نصاب) **اجر عظیم** جمعہ کے دن عبادات صدقات وخیرات کا اجر بڑھادیا جاتا ہے کم ازکم دس گنا کیا جاتا ہے۔ (مختلف احادیث)

مقبول دعا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے۔ جس میں جو دعا کرو قبول ہو جائیگی۔ جنت میں دیدار الٰہی بھی جمعہ کے دن ہی ہوگا جمعہ کے دن انتقال کرنیوالے کو شہید کا اجر لکھا جاتا ہے اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ (نصاب)

امم سابقہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن جمعہ ہو کر عبادت کرنے کا اور شکر بجالانے کا حکم دیا تھا لیکن انھوں نے بدقسمتی سے اختلاف کیا اور جمعہ کی سعادت اور برکت سے محروم رہے اور یہ عظیم فضیلت میری امت کے حصہ میں آگئی۔

یہودی ونصاریٰ: یہودی نے جمعہ کے بدلے شنبہ کا دن اور نصاریٰ نے یکشنبہ کا دن مقرر کرلیا پس یہودی ہم سے دوسرے دن بعد میں اور نصاریٰ تیسرے دن بعد میں ہے آج یہ بھی فرقے ان دنوں میں عبادت کا اہتمام کرتے ہیں۔

امت محمدیہ: جس طرح ہمارا دن ان کے دنوں پر افضل اور مقدم (پہلے) ہے اسی طرح قیامت میں بھی میری امت ان پر مقدم ہوگی یعنی اول میری امت حساب وکتاب سے فراغت پائیگی۔ (نصاب)

نماز جمعہ

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں   یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْآ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوْالْبَیْعِ ذَالِکُمْ خَیْرُ الَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ   (جمعہ۔۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دیجائے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ واور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

جمعہ کی نماز فرض عین ہے جسکے ادا کرنے سے ثواب عظیم ملتا ہے۔

مومنو! نماز جمعہ جس کا نام ہے   سو شہیدوں کا ثواب واجر اسکے نام ہے

نماز جمعہ واجب ہونے کی چھ شرطرائط ہیں۔ (۱) مقیم ہونا: (مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں) مسافر وہ ہے جو ۶۰ میل (۱۰۰ کیلومیٹر) سفر کا ارادہ کر کے اپنے گاؤں یا شہر کی آبادی سے نکل جائے وہ مسافر ہے   **(۲) تندرست:** (بیمار پر نماز جمعہ واجب نہیں) اسی طرح تیمارداری کرنے والے پر بھی جس کے چلے جانے سے بیمار کی کوئی خبر گیری کرنیوالا نہ رہے ۔نہایت ضعیف اور ناتواں بھی جو چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو   بیمار کے حکم میں ہے **(۳) آزاد ہونا:** غلام کے معنی نوکر چاکر شریعتی غلام ہے جسکا وجود اس کوقت ہمارے مما لک میں نہیں ہے **(۴) مرد ہونا:** عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں **(۵) چلنے پر قادر ہونا:** لنگڑے پر نماز جمعہ واجب نہیں **(٦) بینا ہونا:** اندھے پر نماز جمعہ واجب نہیں البتہ چندھے پر واجب ہے چندھا یعنی آنکھ موبچ کر دیکھنے والا یعنی کم نظر۔

توضیح: اگر مسافر، بیمار، غلام، عورت، لنگڑا اور اندھا جن پر جمعہ واجب نہیں ہے صحت کی شرائط کیساتھ جمعہ ادا کریں تو نماز ہو جائیگی یعنی ظہر کا فرض ان کے ذمہ سے اتر جائے گا البتہ عورت کو جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز ادا کرنا افضل ہے۔

نماز جمعہ کے شرائط

نماز جمعہ صحیح ہونے کے چھ شرائط ہیں۔ (۱) مصر (۲) باشاہ اسلام (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ (۵) جماعت (۶) اذن عام (۷) عام اجازت

پہلی شرط مصر: مصر یعنی اس آبادی کا نام جہاں ایسے مسلمان بستے ہوں جن پر جمعہ واجب ہو اور یہ اس قدر ہو کہ اگر وہاں کی بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں۔

دوسری شرط بادشاہ اسلام: صحت جمعہ کے لئے بادشاہ اسلام یا اسکی طرف سے کسی شخص کا (بائب یا امیر یا قاضی یا نائب قاضی یا خطیب یا امام) امام کا موجود رہنا یا انکی اجازت ہونا شرط ہے۔ **تیسری شرط:** نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا شرط ہے۔

چوتھی شرط وقت ظہر: صحت جمعہ کیلئے وقت ظہر کا ہونا شرط ہے وقت ظہر آنے سے پہلے یا ظہر کا وقت چلے جائے تو نماز جمعہ باطل ہو جائے گی۔

پانچویں شرط جماعت: جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم ۳ قابل امامت آدمیوں کا شروع خطبہ سے ختم نماز تک موجود رہنا شرط ہے۔

چھٹی شرط اذن عام: اذن عام یعنی سب کو مسجد میں بلا روک ٹوک آنے کی عام اجازت ہونا شرط ہے یا جامع مسجد کے دروازے بند کر کے نماز جمعہ پڑھی جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

عیدالمومنین کا اہتمام

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ پنجشنبہ سے ہی جمعہ کا اہتمام شروع کر دے مثلاً پہننے کیلئے پاک وصاف کپڑوں کا انتظام کر لے اصلاح بنوالے ناخن کتر والے خوشبو لگانے کے لئے فراہم کر لے ،الغرض جمعہ کی تیاری سے متعلق جو جو کام ہوں وہ پنجشنبہ ہی کے دن کر لے تا کہ پھر جمعہ کے روز ان کاموں میں مشغول ہونا نہ پڑے۔

خوش نصیب: بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ جمعہ کا سب سے زیادہ ثواب اس خوش نصیب کو ملتا ہے جو جمعہ کے دن کا منتظر رہتا ہے اور پنجشنبہ سے ہی جمعہ کا اہتمام کرتا ہے۔

بدنصیب: سب سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہے جس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جمعہ کب ہے حتی کہ لوگوں کو پوچھتا پھرے کہ آج کون سا دن ہے۔

جمعہ کا غسل: جمعہ کا غسل سنت موکدہ ہے بس جمعہ کے دن ضرور بضرور غسل کیا کرو چونکہ احادیث میں ہے غسل جمعہ کی بڑی تاکید آئی ہے اور جمعہ کے دن مسواک کرنیکی بھی بہت بڑی فضیلت ہے۔ جمعہ کے دن اگر کئی اسباب غسل جمع ہوں مثلاً احتلام ، جنابت، عید عرفہ وغیرہ تو صرف ایک غسل کر لینا کافی ہے جمعہ کا ثواب بھی ملیگا۔

قولِ اھلِ مدینہ: اہل مدینہ اگر کسی کو برا کہتے تو کہا کرتے کہ تو اس شخص سے بھی برا ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے، بہر حال جمعہ کے دن غسل کرنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تاکید فرمائی ہے خو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جمعہ کے دن پابندی سے غسل فرمایا کرتے۔

غسل کا طریقہ

جمعہ کے دن بعد نماز فجر غسل کریں۔ **فرائض غسل:** غسل کے ۳ فرائض ہیں
(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی لینا (۳) تمام جسم پر پانی بہانا۔

پہلا فرض: کلی کرنا، کلی ایسی ہو کہ تمام پانی منہ کے اندر پہونچ جائے منہ بھر پانی لیکر غرارہ کرلیا جائے تو فرض ادا ہو جائیگا۔

دوسرا فرض: ناک میں پانی لینا یعنی نتھوں (جہاں تک نرم جگہ ہے) پانی پہنچانا فرض ہے، ناک کے اندر جو میل ناک کے لعاب سے جم جاتا ہے اسکو چھڑا کر اسکے نیچے کی سطح پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

تیسرا فرض: تمام جسم پر پانی بہانا یعنی جسکے تمام ظاہری حصہ پر پانی بہانا فرض ہے جس میں سر کے بالوں کی جڑوں سے بالوں کی نوک تک بھگونا، داڑھی، مونچھ، بھوؤں کے بالوں کا اوران کے نیچے کی سطحوں کا دھونا۔ کان اور ناف کے اندر کا دھونا۔ اگر کان یا ناک میں سوراخ ہوں اور بند نہ ہوئے ہوں تو ان میں بھی پانی پہنچانا داخل ہے۔

سر اور بال: سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو عورتوں کو ان کا کھول کر تر کرنا ضروری نہیں صرف جڑوں کا تر کرلینا کافی ہے اگر بال کھلے ہوں تو عورتوں اور مردوں پر تمام بالوں کا دھونا فرض ہے ماتھے پر افشاں یا ناخنوں پر گندھا آٹا یا پینٹ لگا اور خشک ہو گیا ہو تو ان کو دور کر کے ان کے نیچے کی سطح پر پانی پہنچانا فرض ہے۔

مہندی اور پینٹ: مہندی کا رنگ لگا رہنا مانع طہارت نہیں ہے البتہ ناخنوں پر پینٹ (PAINT) لگا ہوا ہو تو اس کو پورا پورا دور کرنا ہوگا ورنہ وضو اور غسل نہ ہوگا۔

سنتیں: غسل میں ۵ سنتیں ہیں۔(۱) دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا (۲) شرم گاہ کا دھونا (۳) جسم سے نجاست کا دور کرنا (۴) وضو کرنا (۵) پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

مسنون طریقہ: غسل کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کر کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک ۳ بار دھوئے پھر شرم گاہ دھوئے پھر جسم پر اگر کہیں بھی نجاست لگی ہو تو دھولے پھر وضو کرے پھر جسم کو ہاتھوں سے ملے۔ پھر اسی طرح دوبارہ پانی سر اور بائیں مونڈھے پر بہادے تاکہ تین مرتبہ سارے جسم پر پہنچ جائے پس غسل ہوگیا۔

غسل کی نیت: نیت کا وقت غسل شروع ہونے سے پہلے ہی ہے

نَوَیۡتُ اَنۡ اَغۡتَسِلَ مِنۡ غُسۡلِ الۡجُمۡعَةِ اِمۡتِثَالًا لِاَمۡرِ اللّٰهِ تَعَالٰی طَهَارَةً لِلۡبَدَنِ لِاِسۡتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ وَرَفۡعِ الۡحَدَ ثِ ۔

مطلب: میں جمعہ کے غسل کی نیت کرتا ہوں اللہ تعالی کے حکم پر کہ ناپاکی دور ہو کر پاکی حاصل ہو جائے تاکہ نماز قائم کرسکوں۔

لباس: جمعہ کے دن غسل کے بعد اچھا لباس پہننا اور خوشبو لگانا، سنت ہے اور جمعہ کے روز عمامہ باندھنا مستحب ہے۔ جمعہ کے روز جامع مسجد میں بہت صبح سویرے جائے کہ اس میں بڑی فضیلت ہے۔ جو شخص جتنا سویرے جائے گا اس کو اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

قربانی کا ثواب: اول وقت کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ اونٹ کی قربانی کیا یا پھر ایسا ہے جیسا گائے کی قربانی کی پھر ایسا ہے جیسا کہ مینڈھا یا دنبہ کی قربانی کیا۔ پھر ایسا ہے جیسا کہ مرغ تصدق کیا۔ پھر ایسا ہے جیسا کہ انڈا صدقہ دیا۔ (نصاب)

جمعہ کے دن ذکر کا اہتمام

پس اول وقت مسجد پہنچ کر امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرے۔ جمعہ کے دن مسجد کو خوشبو میں بسانا مستحب ہے۔ جمعہ کے دن درود شریف کثرت سے بھیجے۔ جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرے بڑی فضیلت ہے۔ عصر و مغرب کے درمیان خوب ذکر اور تسبیح اور دعا میں مشغول رہے یعنی امید ہے کہ وہ قبولیت دعا کا وقت ہو۔

جمعہ کی اذان کے احکام و مسائل

نماز پنجگانہ کی طرح جمعہ کی نماز کیلئے بھی اذاں سنت موکدہ ہے۔ زوال آفتاب یعنی ظہر کے وقت اذان دی جائے۔ جمعہ کی پہلی اذان سن کر تمام کاروبار اور کام کاج چھوڑ کر نماز جمعہ کیلئے مسجد کو چلا جانا واجب ہے اس وقت کسی خرید و فروخت یا اور کسی کام میں مشغول ہونا درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ جمعہ کی پہلی اذاں کا جواب دینا سنت ہے۔ جمعہ کی دوسری اذاں مسجد کے اندر امام کے سامنے اس وقت کہی جائے جبکہ وہ خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر بیٹھا ہو۔ نماز جمعہ کی اقامت کہنا بھی مسنون ہے۔ اقامت خطبہ کے بعد کہی جائے۔ دوسری اذاں کا جواب نہیں دینا چاہئے۔ البتہ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔

اقامت کا جواب: اپنی جگہ بیٹھ کر ہی اقامت سنتا رہے حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةِ یا حَیَّ

عَلَی الْفَلَاح ۔ پر کھڑا ہونا سنت ہے ارجب قَدْقَامَةِ الصَّلوٰة سنے تو اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہکر اقامت کا جواب دے ۔(مطلب: اسکو (نماز کو) اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ قائم دائم رکھے)

خبر دار! اگر کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو اور اسکو خوف ہے کہ جمعہ نہ ملیگا تو اس کو چاہئے کہ کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کیلئے چلا جائے ۔

پہلی صف : مسجد میں اول وقت پہنچ کر امام سے قریب پہلی صف میں بیٹھنا چاہئے پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں نہ بیٹھیں ۔ جب پہلی صف معمور ہو جائے تو دوسری صف میں بیٹھنا شروع کریں اس طرح تمام صفوں کو آراستہ کریں ۔ پہلی صف نزول رحمت الٰہی کے لحاظ سے سب صفوں میں بہتر ہے اس کے بعد دوسری صف ، پھر تیسری صف اسی طرح آخر تک ۔

خاص ہدایت: نماز پڑھتے وقت صفیں سیدھی کر لی جائیں یعنی لوگ آگے پیچھے کھڑے نہ ہوں بلکہ سب برابر اور ایک دوسرے سے مل مل کر کھڑے ہوں اس طرح کہ ایک کندھے سے دوسرا کندھا لگا رہے اور درمیان میں ذرا سی بھی جگہ نہ چھوڑیں) حدیث شریف میں ہے کہ خالی جگہ میں شیطان گھس کر نمازیں خراب کرتا ہے)

حدیث: ہر آنے والا شخص اس بات کا لحاظ رکھے کہ کسی نمازی کے آگے سے نہ گذرے کے اس میں گناہ ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو معلوم ہو جائے کے اس میں کیا گناہ ہے تو یوں ہی چالیس دن تک ٹھہرا رہے گا ۔

لڑکوں کی صف: نماز کے وقت لڑکوں کو صف کے درمیان نہ کھڑا کریں بلکہ سب سے آخر میں کھڑا ہونے دیں اور جو بچے سات سال کی عمر سے کم ہوں (بے شعور ہوں) ان کو مسجد میں ہی نہ لائیں)

احترام منبر: معتبر علمائے کرام سے سنا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی آخری یعنی تیسری سیڑھی پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

صدیق اکبرؓ: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ میں منبر کی دوسری سیڑھی پر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور آپ کے بعد۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ میں جب خطبہ دینے کے لئے منبر کی پہلی سیڑھی پر چڑھے تو سونچا کے اگر ہم لوگ ایک ایک سیڑھی اترتے جائیں گے تو تحت الثریٰ تک پہنچ جائیں گے لہذا احترام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ رکھتے ہوئے منبر کی آخری (تیسری) سیڑھی کو چھوڑ کر دوسری سیڑھی پر خطبہ دیا کریں۔ پس آج تک ایسا ہی احترام ہوتا آ رہا ہے۔ نوٹ: اگر کسی موقع پر اتنا کثیر مجمع ہو کہ خطیب کا نظر آنا محال ہو تو ایسے وقت تیسری سیڑھی پر چڑھ جاویں تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

خطبہ کے آداب

جس وقت امام خطبہ کے ارادے سے منبر کی طرف چلے اسی وقت سے ذکر تسبیح کلام وغیرہ ترک کر کے ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو پھر موذن اس کے سامنے کھڑا ہو کر دوسری اذاں کے ساتھ ہی فوراً خطیب کھڑا ہو جائے اور خطبہ شروع کر دے۔

واجب: اور جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو خطبے کا شروع سے آخر تک سننا واجب ہے خواہ حاضرین خطیب کے نزدیک بیٹھے ہوں یا خطیب سے دور اور خواہ سنائی دے یا نہ سنائی دے۔

مکروہ تحریمی: حالت خطبہ میں ایسا کوئی فعل کرنا جو خطبہ سننے میں خلل انداز ہو مکروہ تحریمی ہے مثلاً کھانا، پینا، چلنا پھرنا، بات چیت کرنا، سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا ذکر تسبیح قرآن مجید یا نفل پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (نصاب اہل خدمات)

مسئلہ: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام و جواب سلام یہ سب خطبہ کی حالت میں حرام ہیں جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ خطبہ نہ سنائی دے تو بھی چپ رہنا واجب ہے۔ (فتاوی عالمگیری۔ جلد۔ص۔۲۳۵۔ دین مصطفیٰ ص۔۲۹۷ امداد الفتاوی جلد اول،۔ ۱۱ص ۷۴۷ بہار شریعت حصہ چہارم۔ص۔۱۰۲)

خبردار: وہ تمام امور جو حالت نماز میں منع ہیں وہ خطبہ سننے کی حالت میں بھی منع ہیں اور جو امور انماز کے اندر مکروہ ہیں وہ خطبہ سنتے وقت بھی مکروہ ہیں اور جو نماز میں حرام ہیں وہ حالت خطبہ میں بھی حرام ہیں اگر کوئی حالت خطبہ میں چھینک کر الحمد اللہ کہے یا مسجد میں داخل ہو کر سلام کرے تو چھینک اور سلام کا جواب نہ دیں۔

بیٹھنے کا طریقہ: خطبہ سننے والے قبلہ رو بیٹھیں ار خطیب کی طرف متوجہ رہیں خطبہ سنتے وقت دو زانوں یعنی قعدے میں بیٹھکر ہاتھ باندھ لیں اور دوسرے خطبہ میں ہاتھ کھول کر زانوں پر رکھیں۔ اگر خطبہ کی آواز نہ آتی ہو تب بھی خطبہ ہی کی طرف کان لگائے رکھیں۔ (آواز نہ آنیکی وجہ ذکر تسبیح وغیرہ میں مشغول نہ ہوں) خطبہ کے وقت کسی کو کچھ نہ پڑھنے سے یا بات چیت کرنے

سے منع بھی نہ کریں چونکہ دوسرے کو منع کرنا بھی بات چیت میں داخل ہے۔

دیگر خطبے: خطبہ جمعہ کے علاوہ دیگر خطبے یعنی عید الفطر، خطبہ عید الاضحیٰ اور خطبہ نکاح سننا بھی واجب ہے۔ (نصاب اہل خدمات ص۔٦٥)

درود شریف: خطبہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آجائے تو سامعین اپنے دلوں میں درود و سلام بھیجیں۔ اور صحابہ کرام کے اسمأ سن کر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا اور دعا سن کر آمین بھی دلوں میں ہی کہنا چاہیئے۔ با آواز بلند کہنا مکروہِ تحریمی ہے۔ خطبہ ثانیہ پورا ختم ہونے سے پہلے نماز کے لئے کھڑے نہ ہوں۔

بہتر خطبہ: بہتر یہ ہے کہ ہر مرتبہ نیا خطبہ پڑھا جائے اور لوگوں کو وقتاً فوقتاً جن مسائل کی ضرورت ہو خطبے میں بیان کئے جایا کریں اگر ہر جمعہ میں ایک ہی خطبہ پڑھا جائے تب بھی درست ہے لیکن ہمیشہ ایک ہی خطبہ پر التزام مناسب نہیں۔

جمعہ کا خطبہ

جمعہ کا خطبہ نماز: جمعہ کی شرط ہے کہ بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں۔ خطبہ کا کم از کم ۳ عاقل ، بالغ اور قابل امامت آدمیوں کے سامنے پڑھنا شرط ہے جو شروع سے آخر تک موجود رہیں اگر اس سے کم آدمی رہیں تو شرط ادا نہ ہوگی۔

فرائضِ: خطبہ میں دو امور فرض ہیں (۱) وقت (۲) اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

پہلا فرض وقت: جمعہ کے خطبہ کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے قبل از نماز جمعہ ہے۔

اگر وقت ظہر سے قبل یا نماز جمعہ کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو درست نہیں۔

دوسرا فرض اللہ تعالیٰ کا ذکر: اللہ تعالیٰ کا ذکر جو کم از کم بقدر **سبحان اللہ**، یا **الحمداللہ یا اللہ اکبر** ہو اگر خطبہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو تو خطبہ نہ ہوگا اگر چہ کہ بہ نیت خطبہ **سبحان اللہ الحمداللہ یا اللہ اکبر** ایک بار کہنے سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے، لیکن بلا عذر صرف اسی مقدار پر اکتفا کرنا خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے

سنتیں: خطبہ میں ۱۲ سنتیں ہیں۔

۱۔ خطبہ منبر پر پڑھنا۔ ۲۔ خطبہ باطہارت پڑھنا۔ ۳۔ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا۔ ۴۔ خطیب قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا۔ ۵۔ دو خطبے پڑھنا۔ ۶۔ دونوں خطبوں کے درمیان ۳ آیات کی تلاوت کے بقدر بیٹھنا یا خطیب کے تمام اعضاء قرار پائیں۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں **اعوذباالله من الشيطن الرجيم** پڑھنا۔ ۸۔ خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں۔ ۹۔ خطبہ الحمد اللہ سے شروع کرنا۔

خطبۂ اولیٰ: ۱۰۔ خطبہ اولی میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور وحدانیت کی شہادت اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت اور آپ پر درود، شریف اسکے بعد مسلمانوں کو وعظ ونصیحت قرآن مجید کی تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت،

۱۱۔ خطبہ اولی بمقابلۂ خطبہ ثانی کے بلند آواز سے پڑھے۔

خطبۂ ثانی: خطبۂ ثانی میں بھی حمد وثنا شہادتیں، درود شریف اور قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا اور وعظ کے بجائے مسلمانوں کیلئے دعا کرنا۔

۱۲۔ دونوں خطبے عربی میں پڑھنا سنت موکدہ ہے، عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھنا یا عربی

کیساتھ کسی اور زبان کی نظم یا نثر ملا دینا خلاف سنت موکدہ اور مکروہ تحریمی ہے۔

(صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے زمانے میں سینکڑوں ممالک فتح ہو گئے تھے وہاں لوگ عربی سے بالکل واقف نہ تھے اور صحابہ کرام عربی کے علاوہ کئی عجمی (دوسری) زبانیں بھی جانتے تھے اسکے باوجود خطبہ عربی میں رہا۔ بہار شریعت وغیرہ

نوٹ: خطبہ سے پہلے لوگوں کو مقامی یا کسی بھی زبان میں وعظ و نصیحت اور ہدایت کرنا یا خطبہ کا ترجمہ اور مطلب وغیرہ بیان کرسکتے ہیں۔

مستحبات: خطبہ میں حمد و ثناء اور شہادتین کے بعد امام کا پند و نصیحت شروع کرنا۔ خطبۂ ثانی میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل اطہار ازواج مطہراتؓ خلفائے راشدینؓ عمین مکرمین (حضور کے چاچا) بقیہ عشرہ مبشرہ اور صحابہ کرامؓ کا ذکر خیر اور انکے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

اعصاء: خطبہ دیتے وقت اعصاء۔ برچہ، یا تلوار وغیرہ پکڑنا یہ امور بھی مسنون ہیں۔

خطبہ کی مقدار: خطبہ مختصر اور نماز سے کم رہے اور نماز بمقابلہ خطبہ طویل ہو۔ خطبہ کی مقدار طوال مفصل یعنی سورہ حجرات یا سورہ بروج کے برابر ہو۔

نماز جمعہ کی رکعات: جمعہ کی نماز میں ۴ رکعات سنت موکدہ ایک سلام کے ساتھ ۲ فرض باجماعت پھر ۴ رکعات سنت موکدہ ایک سلام کے ساتھ ۲ سنت پھر ۲ نفل رکعات ہیں۔ اگر حطبہ ہوتے وقت مسجد میں آئیں تو ۴ رکعات سنت موکدہ نہ پڑھیں بلکہ خطبہ سننے میں مشغول ہو جائیں اور جمعہ کی فرض نماز کے بعد ان کو ادا کرلے۔

نیت: نویت ان اصلی رکعتی الفرض صلوۃ الجمعۃ خالصا للہ تعالیٰ متوجھا الی جھۃ الکعبۃ الشریفۃ۔ یا اپنی زبان میں بھی نیت کرلیں، دو رکعت فرض جمعہ

کی نماز ادا کرتا ہوں خاص اللہ تعالی کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف تابع اس امام کے ساتھ اس جماعت کے وقت پر **اللــــہ اکبر** کہکر ہاتھ باندھ لیں ۔اور امام، امام ہونے کی نیت کرے ۔جمعہ کے دو رکعت فرض جہر سے پڑھی جائے ۔جو شخص سب نمازوں کی امامت کے لائق ہے وہی جمعہ میں بھی امامت کے لائق ہے۔جو شخص خطبہ پڑھے اسی کا نماز پڑھانا بہتر ہے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے بشرطیکہ اس نے خطبہ سنا ہو۔مسافر، بیمار، غلام، جن پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے اگر یہ نماز جمعہ کے امام بنائے جائیں تو جائز ہے۔خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہکر نماز شروع کر دینا مسنون ہے خطبہ اور نماز کے درمیان کوئی دنیوی بات چیت کرنا درست نہیں۔

ترک جمعہ پر سخت وعیدیں

دلوں پر مہر: جو شخص ۳ جمعہ بلا عذر ترک کر دے تو اللہ تعالی اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں ۔پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جاتا ہے اور اللہ تعالی اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔

عبادات بھی قبول نہ ہوگی: جمعہ ترک کرنے والے کی کوئی عبادت اور کوئی نیکی یعنی نماز، روزہ، زکوۃ، روزہ اور حج بھی قبول نہ ہوگا، جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اگر توبہ کئے تو اللہ تعالی توبہ قبول فرمائیگا۔ **اعلان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کے میرا مصمم ارادہ ہے کہ کسی کو اپنی جگہ کر کے نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔

نفاق کی علامت: جو شخص بلا عذر ضرورت جمعہ کی نماز ترک کرتا ہے وہ ایسی کتاب میں منافق لکھدیا جاتا ہے جو کبھی محو نہ ہو اور نہ بدلی جائے۔

جمعہ ادا کرنیوالوں کو ثوابِ عظیم کی بشارت

بیت المعمور سے ثواب عظیم : روایت ہے بیت المعمور یعنی آسمانی کعبہ میں بھی جمعہ کا اہتمام ہوتا ہے یعنی اذاں خطبہ، نماز اور دعا وغیرہ ہوتی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اذان دیکر دعا کرتے ہیں کہ میں نے اپنی اذاں کا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام موذنوں کو بخش دیا اسی طرح حضرت اسرافیل علیہ السلام خطبہ دیکر اپنا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خطیبوں کو بخش دیتے ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام امامت کرکے اپنا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اماموں کو بخش دیتے ہیں۔ اور تمام ملائکہ جو نماز جمعہ ادا کرتے ہیں اپنا اپنا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمعہ ادا کرنے والے تمام مصلیوں کو بخش دیتے ہیں۔

رحمت الٰہی : بیت المعمور میں عبادات ادا کرنے والے فرشتوں کی دعاؤں کو سن کر رب غفور کی رحمت میں جوش آتا ہے اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ: میرے جلال اور کبریائی کی قسم! تم گواہ رہنا کہ میں نے میرے حبیب کی امت کے جمعہ ادا کرنیوالوں کو بخش دیا (معاف فرمادیا) اور آخرت کے عذابوں سے محفوظ کردیا (معراج نامہ از حضرت محدث دکن علیہ الرحمہ)

خطبہ سفر قبر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَلِيْلِ الْاَكْبَرِ۔مُنْشِئِى اَصْنَافِ الْفِطَرِ۔رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ يُنْظَرُ ۔خَالِقِ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ ۔رَازِقِ الْجِنِّ وَالْبَشَرِ ۔اَشْهَدُ اَلَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ لَا لَهٗ ثَانٌ ۔هُوَ اللّٰهُ صَمَدٌ لَا لَهٗ ثَانٌ ۔هُوَاللّٰهُ وَاحِدٌ لَالَهٗ ثَانٌ ۔وَهُوَ اللّٰهُ فَرْدٌ لَا لَهٗ ثَانٌ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلَهٗ ۔وَهُوَ

عَبۡدُہٗ لَالَہٗ ثَانِ وَھُوَ رَسُوۡلَہٗ لَالَہٗ ثَانِ ۔وَھُوَ نَبِیُہٗ لَالَہٗ ثَان ۔وَھُوَ حَبِیۡبُہٗ لَالَہٗ ثَان۔وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۔وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ہ

اما بعد !فَقَدۡ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی الۡقُرآنِ الۡعَظِیۡمِ ۔اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَافِی الۡقُبُوۡرِ ۔وَحُصِّلَ مَافِیۡ الصُّدُوۡرِ اِنَّ رَبَّھُمۡ بِھِمۡ یَومِئِذٍ الۡخَبِیۡرُ۔وَقَالَ ۔کُلُّ مَنۡ عَلَیۡھَا فَانٍ ۔وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ ۔اَوۡ کَمَا قَالَ ۔کُلُّ نَفۡسٍ ذَائِقَۃُ الۡمَوۡتِ ۔یَآاِبۡنِ آدَمَ لَنَا بِدَنٌ ضَعِیۡفٌ ضَعِیۡفٌ وَزَادٌ قَلِیۡلٌ قَلِیۡلٌ وَسَفَرٌ طَوِیۡلٌ طَوِیۡلٌ وَآخَرَ ثِیَابَنَا ۔وَآخَرَمَرۡکَبَنَا جَنَازَۃٌ وَآخَرَ مَنۡزِلُنَا قَبۡر ۔وَفِرَ اشُنَا تُرَابِ ۔وَوَلَدَنَا یَتِیۡمٌ ۔وَمَا لَنَا مَقۡسُوۡمٌ اَلآیَآاُوۡلِی الۡاَلۡبَابِ ۔وَعَلَیۡنَا الۡحِسَابِ ۔وَحَلَالُھَا حِسَابِ ۔وَلِحَرَامُھَا عَذَابٌ ۔وَلِشِبۡھَتِھَا عِتَابٌ۔فَاعۡتَبِرُوۡ یَآاُوۡلِیۡ الاَلۡبَابِ ۔تَفَکَّرُوۡ یَآاُوۡلِی الۡاَبۡصَارِ اَیُّھَا الاِخۡوانِ فَاقۡرَؤُ اَمَا تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرآنِ ۔وَذۡکُرُوۡ اَھَادِمُ اَلّذَاتِ ۔وَقُوۡمُوۡ اَوۡصُو مُو لِلّٰہِ قَانِتِیۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۔وَتُوۡبُوۡ اِلَی اللّٰہِ ۔وَاللّٰہ تَوَّابٌ رَّحِیۡمِ ۔وَاللّٰہ غَفُوۡرُرَّحِیۡمٌ ۔بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمۡ بِاالۡقُرآنِ الۡعَظِیۡمِ۔وَنَفَعۡنَا وَاِیَّاکُمۡ بِالۡاٰیَاتِ وَذِّکۡرِالۡحَکِیۡمِ ۔اِنَّہٗ تَعَالیٰ جَوَّادٌ مَلِکٌ بَرٌرَّؤُفٌ رَّحِیۡمُ وَرَبٌّ حَلِیۡمٌ ہ

مطلب: سب تعریف اللہ تعالی کیلئے ہے جو بڑی شان اور بزرگی والا ہے جس نے تمام عجائبات کو پیدا کیا اور آسمانوں کو بغیر ستون کے کھڑا کر دیا۔اور جو تمام جنوں اور انسانوں کا خالق اور رازق ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ ایک ہے اور ایسا بے نیاز ہے کہ اس کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے۔اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے بندے رسول اور محبوب ہیں،اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے تمام آل واصحب پر ہزاروں لاکھوں درود وسلام اور رحمتیں ہوں۔

برادران اسلام! قیامت میں جب مردے زندہ کئے جائیں گے ان کے دلوں کو دیکھا جائے گا جن لوگوں کے دلوں میں اللہ اور رسول ؐ کی محبت ہوگی وہ لوگ کامیاب وکامران ہوجائیں گے۔ ائے لوگو! دنیا میں بڑی ہوشیاری سے رہو چونکہ یہاں سے آخرت کی طرف کوچ کرنا ہے، یعنی ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

اے بھائی۔ ہم کو موت کا مزہ چھکتے ہی کفن پہنایا جائیگا، جنازہ (ڈولے) میں ڈالکر قبر میں سلادیا جائے گا۔ قبر کو اپنے نیک اعمال سے جنت کا باغ بنالو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ اے لوگو ! صدق دل سے توبہ کرو پس اللہ تعالی توبہ کرنے والوں سے بے حد محبت کرتا ہے۔

ہر جمعہ ماں باپ کے قبور کی زیارت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کے قبور کی یا ایک کی قبر کی زیارت کریگا تو اللہ تعالیٰ سورہ یسین شریف میں جتنے حروف ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالی اسکی مغفرت فرئیگا۔ (ابن عدی۔ ویلمی)

مقبول حج: روایت ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت سے اپنے ماں باپ یا کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے تو ایک مقبول حج مقبول کا وثواب پائے گا اور جو والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی بکثرت زیارت کرتا ہے تو فرشتے اسکی قبر کی زیارت کو آئیں گے۔ (الحسکیم الترمذی)

دوشنبہ پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اعمال نامہ پیش ہوگا

روایت ہے کہ دوشنبہ اور جمعرات کو سب لوگوں کے اعمال نامے اللہ تعالی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں اور دیگر انبیاء علیھم السلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو انکی اولاد کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں۔ اور وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو گناہوں سے تکلیف نہ دو۔ (الحکیم الترمذی)

خطبہ جمعہ۔شفاعت کبری

اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ۔هُوَخَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔وَهُوَ مٰلِكُ السَّـمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔اَشْهَـدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ۔وَحْدَهٗ لَامِثْلَ لَهٗ ۔وَحْـدَهٗ لَاحَدَّلَهٗ وَحْدَهٗ لَانِدَّلَهٗ لَهٗ ۔وَحْدَهٗ لَا وَاِلٰهَ لَهٗ ۔وَحْدَهٗ لَا وَلَدْلَهٗ ۔اَحَدٌ وَّصَمَدٌ وَفَـرَدٌ ذُوْالْـجَلَالِ وَالاَبَـدِ ۔خَـالِقٌ وَّمَـلِكٌ وَّقُدُّوْسٌ وَسَلَامٌ۔هُوَ اللّٰهُ سَتَّارٌ وَغَفَّارٌ وَجَبَّـاوٌمُتَـكَبِّرٌ ۔سُبْـحٰـنَ الـلّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْـدُهٗ وَنَبِيّـهٗ عَبْـدُهٗ وَحَبِيْبُـهٗ ۔وَاَرْسَلَـهٗ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ ۔وَجَعَلَهٗ اللّٰهُ تَـعَـالـٰى شَـفِيْـعِ الْـمُذْنَبِيْنَ نَبِيًّا مُحِبُّ الْفُقُرَآءِ وَمُحِبُّ الْغُرْبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ ۔وَهُوَ رَاحَةٌ الْعَاشِقِيْنَ ۔وَهُوَ اِمَامُ الْقِبْلَتَيْنِ ۔وَهُوَ وَسِيْلَتَنَا فِى الدَّارَيْنِ ۔بَعَثَهٗ اللّٰهُ نَبِيًّا وَّرَسُـوْلَا وَاصْـطَـفَـاهُ وَلِيًّـا طَـاهِـرًا عَرَبِيًّا مُّثَرَفًا مُعَظَّمًا قَرَشِيًا صَاحِبِ الْمَجْدِ الْاَظْهَـرِ ۔وَالْـجَسَـدِالْاَطْهَـرِ وَالْـجَبِيْنَ الْاَزْهَرِ۔وَخُصَّ بِالشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى فِى يَوْمِ الْمَحْشَرِ وَصَلى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدُنَا الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ہ

امـا بـعـد :فَـقَـدْ قَـالَ الـلّٰـهُ تَـعَـالـٰى فِى الْقُرآنِ الْعَظِيْمِ وَمَـا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْـمَةَلِـلْـعٰلَمِيْنَ ۔وَقَال يٰٓا اَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّـا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًاوَّنَذِيْراً وَّدَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ ۔مَنْ زَارَ قَبْرِى فَوَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ ۔

يَـا مَـعْشَـرَالْـحَـاضِـرِيْـنَ !وَالْمُنَادِى جِبْرِيْل ۔اَنَّ الْقِيٰمَةَ قَرِيْبٌ قَرِيْبٌ۔وَالرَّبِّ جَلِيْلٌ جَلِيْلٌ ۔وَالْمِيْزَانِ عَدِيْلٌ عَدِيْلٌ ۔وَكُلَّ وَنَبِيٍّ مُرْسَلٌ ۔يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔رَبِّى نَـفْسِى نَفْسِى ۔وَيَقُوْلَ آدَمَ صَفِى اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ ۔يَارَبِّىْ نَفْسِى نَفْسِى وَيَقُوْلُ

نُوحٌ نَجِیَ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ یَارَبِّیْ نَفْسِی نَفْسِی وَیَقُوْلُ اِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ یَارَبِّیْ نَفْسِی نَفْسِی وَیَقُوْل سُلَیْمٰنَ صَاحِبِ الْمُمْلِکَۃِ عَلَیْہِ السَّلَامِ یَارَبِّیْ نَفْسِی نَفْسِی وَیَقُوْل یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامِ ۔یَارَبِّیْ نَفْسِی نَفْسِی وَیَقُوْل نَبِیُّنَا وَحَبِیْبُنَا وَکَرِیْمُنَا وَشَفِیْعُنَا سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ۔یَارَبِّی اُمَّتِیْ اُمَّتِی یَارَبِّی اُمَّتِی اُمَّتِیْ ۔اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ ۔اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ ۔وَیَقُوْلُ الْجَلِیْلِ الْاَکْبَرِ ۔وَکَیرِ الْمُتَعَالِ ۔یَاحَبِیْبِی یَاحَبِیْبِیْ یَاحَبِیْبِیْ یَاحَبِیْبِیْ ۔وَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۔اِنِّی اَنَا سَتَّارُالْعُیُوب ،اِنِّی اَنَا غَفَّارُ الذُّنُوْبِ،وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرضٰی ۔اَلَا یَامَعْشَرَ الْحَاضِرِیْنَ :قُوْمُوْ لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ۔ وَاذْکُرُوااللّٰہَ ذِکْرًاکَثِیْرًا ۔اَوْاَشَدُّ ذِکْرًا ۔فَتُوبُو اِلَی اللّٰہ تُوْبَۃً نَّصُوْحًا ۔وَاللّٰہُ تَوَّابٌ رَّحِیْم ۔بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ بِلْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ ۔وَنَفَعْنَا وَاِیَّاکُمْ بِاالْآیٰتِ وَذِکْرِ الْحَکِیْمِ ۔اِنَّہٗ تَعَالیٰ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرَرَّؤُفُ رَّحِیْمِ وَرَبٌّ حَلِیْمٌ ہ

مطلب: سب تعریف اللہ تعالی کے لئے ہے جو ساری کائنات کا خالق، مالک اور پالنے والا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایک ہے، پاک اور بے عیب ہے، سب اسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اور وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے محبوب بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالی نے رحمۃ للعلمین اور شفیع المذنبین بنا کر بھیجا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غریبوں ،مسکینوں، اور فقیروں سے خاص محبت کرنیوالے ہیں ۔اور آپ دنیا وآخرت میں ہمارا بہترین وسیلہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی تمام آل واصحاب پر کروڑوں درود وسلام ہو۔

برادرانِ اسلام! خبردار ہو کر سن لو!

قیامت بالکل قریب ہے اور اس روز اللہ تعالی بہت بڑے جلال میں ہوگا۔ پس بڑے بڑے فرشتے اور پیغمبر حیران و سرگرداں ہو کر یا ربی نفسی نفسی یا ربی نفسی نفسی کہکر پکارتے پھریں گے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی فکر میں روتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے، اور گڑگڑاتے ہوئے **یا ربی امتی یا ربی امتی** کہتے رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گڑگڑانے سے اللہ تعالی کی رحمت میں جوش آئیگا اور اپنے حبیب کی محبت میں خود اللہ تعالیٰ فرئیگا۔

یاحبیبی یا حبیبی! یا حبیبی یاحبیبی !!!

یعنی اے میرے محبوب! غم نہ کرو میں عیبوں کو چھپانے والا ہوں اور گنہگاروں کو بخشنے والا ہوں۔ میں آپ کو آپ کی امت کے معاملے میں خوش کردونگا۔

دو جہاں چاہتے ہیں رضائے خدا
خود خدا چاہتا ہے رضائے حبیب

کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرکے دین ودنیا میں کامیاب وکامران ہو جاتے!